بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مدینۃ المسیح

لاہور ۱۷ ماہ صلح - آج صبح ساڑھے آٹھ بجے لاہور سے بذریعہ فون اطلاع موصول ہوئی۔ کہ حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت خدا کے فضل سے اچھی ہے (ایک خط کی اطلاع سے یہ معلوم ہوتا ہے - کہ حضور کو مورخہ ۱۶ کو زیادہ دیر سردی میں رہنے کی وجہ سے نقرس اور عام کمزوری کی کچھ شکایت ہو گئی تھی - مگر خدا کے فضل سے جلد آرام آگیا)

اسی وقت کی رپورٹ مظہر ہے کہ سیدہ ام طاہر احمد صاحبہ کو جو کل شام کو بخار کی شکایت ہو گئی تھی - اس میں اب خدا کے فضل سے افاقہ ہے - اور درجہ حرارت نارمل ہے - نبض اور تنفس اور بلڈ پریشر کی حالت بھی خدا کے فضل سے اچھی ہے - البتہ ابھی کمزوری بہت ہے - احباب دعا جاری رکھیں ——— سیدہ ام متین صاحبہ کی طبیعت اب اچھی ہے -

۱۰ بجے شب بذریعہ فون یہ اطلاع موصول ہوئی - کہ حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت اچھی ہے - البتہ کچھ کھانسی ہے - احباب دعا صحت فرمائیں ——— سیدہ ام طاہر احمد صاحبہ

جلد ۳۲ | ۱۹ ماہ صلح ۱۳۲۳ ہش | ۲۲ محرم الحرام ۱۳۶۳ھ | ۱۹ جنوری ۱۹۴۴ء | نمبر ۱۶

مہاراجہ بڑودہ کی دوسری شادی

اخبارات میں شائع ہوا ہے - کہ حال میں مہاراجہ صاحب بڑودہ نے دوسری شادی کی ہے - حالانکہ اُن کی پہلی مہارانی صاحبہ زندہ اور صاحب اولاد ہیں - ظاہر ہے - کہ ایک والئے ریاست کا دوسری شادی کرنا نہ صرف کسی لحاظ سے قابل اعتراض نہیں - بلکہ اس لحاظ سے قابل تعریف ہے - کہ ایک صاحب اقتدار انسان اپنے اوپر مذہبی اور اخلاقی پابندیاں عائد کر کے اپنے ان ہمعصروں کے لئے بہت اچھی مثال قائم کرتا ہے - جن کے متعلق نہ صرف عجیب و غریب داستانیں مشہور ہیں - بلکہ نہائت شرمناک واقعات بھی رونما ہوتے رہتے ہیں - پھر ریاست بڑودہ ان ریاستوں میں سے ہے - جو تمدنی اور معاشرتی اور اخلاقی اصلاحات میں نمایاں حیثیت رکھتی ہیں - اور جن کے حکمران ہمدرد رعایا اور بیدار مغز مشہور ہیں - لیکن باوجود اس کے اخبارات میں مہاراجہ بڑودہ کی دوسری شادی کا ذکر ایسے پیرایہ میں کیا گیا ہے - کہ گویا انہوں نے اپنی ریاست اور رعایا کو سخت نقصان پہنچانے والا کوئی فعل کیا ہے - چنانچہ ہندو اخبارات نے تو یہاں تک لکھا ہے - کہ دیوان ریاست اور دوسرے افسروں نے استعفے داخل کر دئے ہیں - اور حکومت بالادست سے مداخلت کی درخواست کی ہے - ہندو اخبارات مہاراجہ بڑودہ کی دوسری شادی کے خلاف جس رنگ میں چاہیں لکھیں - ان کے متعلق کچھ کہنا فضول ہے کیونکہ ہندو دھرم میں دوسری شادی ممنوع ہے - حالانکہ ان کے بزرگ ایک سے زیادہ شادیاں کرتے رہے ہیں - چنانچہ رام چندر جی کے باپ کی ایک سے زیادہ رانیاں تھیں - پھر گو عام طور پر تعلیم یافتہ ہندو تعدد ازدواج کو بُرا نہیں سمجھتے - اور ہندو دھرم کے دوسرے کئی ایک احکام کی طرح جن کے نقائص ان پر واضح ہو چکے ہیں - اس کی بھی کھلم کھلا خلاف ورزی کر رہے ہیں - تاہم عام ہندوؤں میں ابھی اتنی جرأت نہیں پیدا ہوئی - کہ بخندہ پیشانی ایسی باتیں برداشت کریں - اس لئے ہندو اخبارات بھی ان کی ہاں میں ہاں ملانے پر مجبور ہیں -

غرض ہندو اخبارات یا پُرانے خیالات کے ہندو اگر کسی ہندو مہاراجہ کی دوسری شادی کی کسی رنگ میں مخالفت کریں - تو تعجب کی بات نہیں - لیکن کسی مسلمان کے لئے کیونکر جائز ہے - کہ اس بارے میں کسی قسم کا طعنہ دے - مگر افسوس کہ لاہور کے ایک مسلمان اخبار نے نہایت ناموزوں اور غیر پسندیدہ پیرایہ میں اس کے متعلق خامہ فرسائی کی ہے - اور یہ تسلیم کرتے ہوتے کی ہے - کہ بڑودہ کی ریاست "ہندوستان کی ترقی یافتہ ریاستوں میں سمجھی جاتی ہے - جس کے والیان نے ہمیشہ سوشل اصلاحات میں بیدار مغزی کا ثبوت دیا ہے" چنانچہ لکھا :-

"مہاراجہ صاحب بہادر نے اپنی پہلی رانی کے جیتے جی ایک اور شادی کر ڈالی - نئی دُلہن جنوبی ہند کے ایک بہت بڑے زمیندار کی دختر بلند اختر ہیں - واضح رہے - کہ پہلی رانی سے مہاراج کی آٹھ اولادیں ہو چکی ہیں - سب سے بڑا لڑکا چودہ سال کا ہے - یعنی نئی شادی نہ اولاد کے لئے کی گئی ہے - نہ پہلی رانی سے کوئی اَن بن ہے"

یہ سطور لکھنے سے قبل تمہید یہ باندھی گئی ہے - کہ "ہندوستان کے بعض والیانِ ریاست اس بیسویں صدی میں بھی مطلق العنانی کے پیکر بنے ہوتے ہیں - اور انہیں کبھی احساس نہیں ہوتا - کہ ان پر کسی قانون کی پابندی کا فرض بھی عائد نہیں ہوتا"

سمجھ میں نہیں آتا - ایک ایسے اخبار میں جو اپنے آپ کو اس قانون کا پابند سمجھتا ہے - جسے خدا کا قانون قرار دیتا ہے - اور جس کی فضیلت کا دوسرے تمام قوانین کے مقابلہ میں اُسے دعوٰی ہے - کیوں یہ رنگ اختیار کیا گیا ہے - جبکہ اسلام کی اس بارے میں یہ تعلیم ہے - کہ فانکحوا ماطاب لکم من النساء مثنٰی و ثلٰث و رُبٰع - یعنی مردوں کو اجازت ہے - کہ دو دو تین تین اور چار چار عورتوں سے شادی کریں - اس کے متعلق اسلام نے نہ تو یہ شرط لگائی ہے - کہ اگر پہلی بیوی سے اولاد ہو - تو دوسری شادی نہیں کرنی چاہیئے - نہ یہ قرار دیا ہے - کہ جبتک پہلی بیوی سے اَن بن نہ ہو - دوسری شادی نہ کی جائے - اور نہ یہ کہا ہے - کہ پہلی بیوی کے جیتے جی دوسری شادی کی ممانعت ہے - پس جب اسلام میں اس قسم کی کوئی پابندی موجود نہیں - اور اسلام مردوں کو یہ حق دیتا ہے - کہ وہ اپنے حالات اور ضروریات کے پیش نظر اگر چاہیں - تو دوسری بلکہ تیسری بلکہ چوتھی شادی بھی کر سکتے ہیں - اور ایک وقت میں اُن کے حبالۂ نکاح میں چار عورتیں رہ سکتی ہیں - تو پھر کسی کی دوسری شادی کسی مسلمان کے لئے ناگوار خاطر کیوں ہو - اور اس کا ذکر ایسے پیرایہ میں کیوں کیا جائے جس سے اسلام کے ایک نہایت اہم معاشرتی اور اخلاقی مسئلہ پر زد پڑتی ہو - کون نہیں جانتا - کہ یہ اتنا اہم مسئلہ ہے - کہ خود بانیٔ اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس پر عمل فرمایا - اور آپ کے صحابہ کرام میں سے جن کے حالات متقاضی ہوئے - انہوں نے عمل کیا - پھر اس کی اہمیت اور ضرورت کا کس طرح انکار کیا جا سکتا ہے -

کہا جاتا ہے - کہ کچھ عرصہ قبل مہاراجہ صاحب بڑودہ نے اپنی ریاست میں یہ قانون نافذ کیا تھا - کہ کوئی ہندو بیک وقت ۲ عورتوں سے شادی نہیں کر سکتا - خواہ وہ لاولد ہی ہو - اور زیادہ تر اسی پہلو کو اُن کے خلاف نکتہ چینی کی بنیاد قرار دیا گیا ہے - حالانکہ یہی امر ایک مسلمان کے لئے خوشی اور مسرت کا موجب ہونا چاہیئے -

ایڈیٹر :- غلام نبی

بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے شائع کیا -

کیونکہ اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے۔ کہ خدا تعالےٰ کے قانون کے مقابلہ میں انسانوں کا بنایا ہوا قانون اتنا بودا اور اتنا نکما ہوتا ہے۔ کہ اسے بنانے والے خود ہی چھوڑ کر دینے کے لئے مجبور ہو جاتے ہیں۔ یہ حقیقت جس وضاحت اور صفائی کے ساتھ اس موقعہ پر رونما ہوئی ہے۔ شائد ہی کسی اور موقعہ پر ہوئی ہو۔ اور اس سے یہ بھی ثابت ہوگیا ہے۔ کہ اسلام نے تعدد ازدواج کے متعلق جو تعلیم دی ہے۔ وہی انسانی فطرت اور پیش آنے والے حالات کے عین مطابق ہے۔ اس کے خلاف جو راہ بھی اختیار کی جائے۔ خواہ وہ کسی مذہب کی بتائی ہوئی ہو۔ یا کسی قانون کی تجویز کردہ وہ ناقابل عمل ہے۔

ان حالات میں ہم راجہ صاحب بڑودہ کو مبارکباد پیش کرتے۔ اور دعا کرتے ہیں۔ کہ خدا تعالےٰ یہ شادی ان کے لئے ہر رنگ میں خوشی و مسرت اور آرام و اطمینان کا باعث بنائے اور ان کی رعایا کے لئے بھی اپنے ساتھ مزید ترقی اور خوشحالی لائے۔

جماعت احمدیہ کے ۲۴ اصحاب کا ڈیفنس آف انڈیا کے ماتحت چالان

کچھ دنوں سے گورداسپور کی پولیس جماعت احمدیہ قادیان کے بعض اصحاب کے خلاف ڈیفنس آف انڈیا ایکٹ کے ماتحت چالان کرنے کی تیاریاں کر رہی تھی۔ ان کا چالان آج زیر دفعات ۵۶-۵۴-۱۲۱- گورداسپور میں ایک مجسٹریٹ درجہ اول کے سامنے پیش کیا گیا۔ ان اصحاب کی تعداد ۲۴ ہے۔ جن میں سے ۲۳ موجود تھے۔ ہر ایک کے لئے ضامن الگ الگ تھے حاضر عدالت اصحاب کی ضمانتیں ۴ بجے کے بعد داخل کر دی گئیں۔ مذکورہ بالا اصحاب کی فہرست حسب ذیل ہے۔

(۱) حضرت میر محمد اسحٰق صاحب
(۲) جناب سید ولی اللہ شاہ صاحب
(۳) مولوی عبدالرحمٰن صاحب جٹ
(۴) مولوی دل محمد صاحب
(۵) مولوی عبدالرحیم صاحب نیر
(۶) ماسٹر فضل داد صاحب
(۷) محمد لطیف صاحب لاہور ہاؤس
(۸) محمد نذیر صاحب
(۹) چوہدری اللہ دتا صاحب بسراواں
(۱۰) محمد شفیع صاحب بگول
(۱۱) فضل دین صاحب ھمرا
(۱۲) مولوی ابراہیم صاحب سکنہ بھامڑی
(۱۳) مولوی عبدالعزیز صاحب سکنہ بھامڑی
(۱۴) امیر احمد صاحب بسراواں
(۱۵) چوہدری بڈھا صاحب نمبردار بسراواں
(۱۶) سیٹھی خلیل الرحمٰن صاحب
(۱۷) ٹھیکیدار علی احمد صاحب۔
(۱۸) دین محمد صاحب
(۱۹) مہرالدین صاحب
(۲۰) چوہدری بشیر احمد صاحب
(۲۱) خلیل احمد صاحب
(۲۲) محمد شریف صاحب
(۲۳) صدقدر علی خان صاحب۔

توسیع نصرت گرلز سکول کے متعلق ضروری اعلان

نصرت گرلز سکول قادیان کی موجودہ عمارت اور اس کی ملحقہ زمین جو اس وقت صدر انجمن احمدیہ کی ملکیت ہے۔ سکول کی موجودہ اور بڑھتی ہوئی ضروریات کے لئے بالکل ناکافی ہے۔ اس لئے فیصلہ کیا گیا ہے۔ کہ اس کے اردگرد کے قطعات جو اس وقت سوائے ایک موقعہ کے خالی پڑے ہیں مناسب قیمت پر اس قومی ضرورت کے لئے خرید لئے جائیں اکثر مالکان قطعات نے اس ضرورت کو محسوس کرتے ہوئے اپنے قطعات اراضی مناسب بازاری قیمت پر انجمن کے پاس فروخت کر دینے کا اظہار کیا ہے۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔ مگر بعض ایسے مالکان بھی ہیں۔ جو اس قومی ضرورت سے ناجائز فائدہ اٹھانا چاہتے ہیں۔ اور بہت زیادہ قیمت طلب کرتے ہیں۔ اور سکول کے مفاد کو تباہ کرنا چاہتے ہیں۔ تمام دوستوں کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ نصرت گرلز سکول کے اردگرد کے قطعات کے مالکان ان کو صدر انجمن احمدیہ کے پاس ہی فروخت کریں۔ نہ کسی اور شخص کے پاس اور اگر وہ فروخت کرنا بھی چاہیں۔ تو کوئی دوست بغیر میرے مشورہ کے ان قطعات کو نہ خریدیں۔ کیونکہ ان قطعات میں مکانات بنانا سکول کے مفاد کے خلاف ہے۔ (ناظر اعلیٰ)

سیدہ ام طاہر احمد صاحبہ کی صحت کیلئے خصوصیت سے دعا کی جائے

قادیان ۱۷ جنوری۔ الحمد للہ ثم الحمد للہ کہ آج سیدہ ام طاہر احمد صاحبہ کے متعلق جو اطلاعات موصول ہوئی ہیں۔ وہ خوشکن ہیں۔ اور خدا تعالےٰ کے فضل سے پہلے کی نسبت کافی افاقہ ہے۔ لیکن جیسا کہ احباب کو معلوم ہے۔ اپریشن اتنا بڑا ہوا ہے۔ کہ جس پر ایک گھنٹہ سے بھی زیادہ وقت صرف ہوا۔ اور عرصہ کی شدید علالت کی وجہ سے سیدہ موصوفہ کو پہلے بھی بہت کمزوری لاحق تھی۔ اس لئے ضروری ہے۔ کہ احباب آپ کی کامل صحت کے لئے خصوصیت سے دعائیں جاری رکھیں۔

تذکرۃ الشعراء احمدیت

قرآن مجید میں لغو اور بے ہودہ اشعار کی مذمت کی گئی ہے۔ لیکن ایسے اشعار کی نہیں جو عرفاں گیر اور یاد الٰہی میں ڈوبے ہوئے ہوں۔ اظہار حقیقت کے لئے خود رسول مقبول صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے کلام موزوں فرمایا۔ اور صحابہ میں سے بھی شاعر تھے خود حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے پر حقیقت شعر فرمائے۔ اور اس مادی طور میں تو احمدیت نے ایک نئی شاعری کی بنیاد رکھی ہے۔ جس کا واحد مقصد اشاعت اسلام اور تبلیغ توحید باری تعالےٰ ہے۔ اور وہ وقت دور نہیں۔ جب دنیا مروجہ گمراہ کن شاعری سے بیزار ہو کر صداقت آمیز کلام کی طرف مائل ہو جائے گی۔ اس خیال کے پیش نظر احقر کے دل میں "تذکرۃ الشعراء احمدیت" لکھنے کا احساس پیدا ہوا۔ چنانچہ اس سلسلہ میں میں نے جن بزرگوں سے ملاقات کی۔ انہوں نے میری حوصلہ افزائی فرمائی۔ میں چونکہ فرداً فرداً ہر احمدی شاعر کی خدمت میں حاضر نہیں ہو سکتا۔ لہٰذا اخبار کے ذریعہ احمدی شاعروں سے اپیل کرتا ہوں۔ کہ اس قومی خدمت میں میرا ہاتھ بٹائیں۔ اور مندرجہ ذیل استفسارات کے تحت اپنے حالات مجھ تک پہنچا دیں۔

(۱) تاریخ پیدائش (۲) تاریخ بیعت؟ (۳) علمی دلچسپیاں کب سے شروع ہوئیں؟ (۴) کیا کسی استاد سے استفادہ کیا یا نہیں؟ اگر کیا تو استاد کا طریق اصلاح کیا تھا (۵) علمی ادبی مجلسوں میں کس قدر حصہ لیا؟ (۶) اساتذہ سخن میں سے کس کا کلام زیادہ پسند ہے اور کیوں؟ (۷) کن کن شعراء سے ملاقات کی۔ (۸) کیا کبھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام۔ حضرت خلیفۃ المسیح اول یا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے حضور اپنا کلام سنانے کا اتفاق ہوا۔ (۹) مندرجہ ذیل اصناف سخن میں سے کونسی صنف زیادہ پسند ہے اور کیوں؟ (نعت قصیدہ، مرثیہ، مسدس، مخمس، مربع، مثلث، ترجیع بند، ترکیب بند، قطعہ، رباعی، غزل، نظم) (۱۰) کون کون سی کتاب (نظم و نثر) تصنیف کی؟ (بہتر ہے کہ تصنیفات ارسال کر دی جائیں) ان کے علاوہ اپنے مختصر خاندانی حالات۔ اور نمونہ کلام جلد از جلد ایڈریس پر ارسال فرمائیں (۱۱) سلسلہ کے کون کون سے پرچوں میں کلام چھپا۔

احقر قمر اجنالوی گنج گلی نمبر ۱ مغلپورہ لاہور

ایک فرضی خفیہ سرکلر کی بناء پر جماعت احمدیہ کو بدنام کرنے کی بیہودہ کوشش

جناب چوہدری فتح محمد صاحب سیال ایم۔ اے کا بیان

ہمیں معلوم ہوا ہے۔ کہ سردار بچن سنگھ سب انسپکٹر پولیس بٹالہ نے کسی بیان میں کسی چہار دہ سالہ پرانے پرزہ کو اس واقعہ سے متعلق کرنے کی کوشش کی ہے۔ کہ گزشتہ سال قادیان کے اردگرد کے بعض دیہات مثلاً ٹھیکری والہ کوٹ ٹوڈرمل، ببّر، ڈھپی، بھام، کھجالہ۔ اور اولکھ کے بعض مسلمانوں کو قادیان سے کھانڈ دی گئی۔ وہ پرانی تحریر جس کا سب انسپکٹر مذکور نے ذکر کیا۔ وہ چند پرانے فقرات ہیں جنہیں گشتی مراسلہ قرار دے کر جناب چوہدری فتح محمد صاحب سیال ایم۔ اے کی طرف منسوب کیا جاتا ہے۔ حالانکہ فی الحقیقت ایسا کوئی مراسلہ کبھی جاری ہی نہیں ہوا۔ سب انسپکٹر مذکور کا ۱۹۲۹ء کے ایک فرضی مراسلہ کو ۱۹۴۲ء میں بعض لوگوں کو کھانڈ دیئے جانے سے وابستہ کرنا ایک نہایت الٹی ذہنیت کو آشکار کر رہا ہے۔ اور اس کا مطلب سوائے اس کے کچھ نہیں۔ کہ جماعت احمدیہ ایسی امن پسند اور پابند قانون جماعت کو خواہ مخواہ تنگ کیا جائے۔ اور تکلیف پہنچائی جائے۔ جناب چوہدری فتح محمد صاحب سیال ایم۔ اے نے اس شرارت کے سدباب کے لئے اور ذمہ وار حکام کی واقفیت کے لئے جو بیان دیا۔ وہ درج ذیل ہے۔

آپ نے فرمایا یہ بات میرے نوٹس میں لائی گئی ہے۔ کہ سب انسپکٹر پولیس صدر بٹالہ نے اعلیٰ حکام کے پاس میری ایک مبینہ "خفیہ چٹھی" کے متعلق رپورٹ کی ہے جس کا مطلب یہ اخذ کیا گیا کہ قادیان کے مضافات میں مسلمانوں کو سکھوں کے خلاف بھڑکایا جائے۔ مگر یہ سارا معاملہ ایک خطرناک دھوکہ دہی ہے جس کا پہلے بھی کئی بار ارتکاب کیا جا چکا ہے اور متعدد بار الفضل میں وضاحت کے ساتھ اس کی تردید ہوتی رہی ہے۔ اور ایک پرچہ میں تو ایک ہزار روپیہ کا انعامی چیلنج بھی دیا جا چکا ہے۔

الفضل کے ذیل کے پرچوں میں اس غلط بیانی اور دھوکہ دہی کی تردید کی جا چکی ہے۔

الفضل ۹۹ جلد ۲۹ مورخہ ۳ / ۵ / ۴۱ - بعنوان معاصر "پرتاپ" ایک دھوکے میں

الفضل ۱۱۱ جلد ۲۹ مورخہ ۱۷ / ۵ / ۴۱ بعنوان جماعت احمدیہ کے ناظر اعلیٰ نے کوئی گشتی مراسلہ جاری نہیں کیا۔

الفضل ۱۱۷ جلد ۲۹ مورخہ ۲۴ / ۵ / ۴۱ بعنوان فرضی خفیہ سرکلر کے متعلق انعامی چیلنج

الفضل ۱۲۳ جلد ۲۹ مورخہ ۱ / ۶ / ۴۱ بعنوان ایک پرانی تحریر کے ذریعہ فتنہ پیدا کرنے کی کوشش

جناب چوہدری صاحب نے فرمایا حقیقت یہ ہے۔ کہ آج سے ۱۴ سال پہلے اگست ۱۹۲۹ء میں دو ہزار سے زائد سکھوں نے مذبح کے سلسلہ میں اچانک قادیان پر حملہ کر دیا۔ پولیس بالکل بے خبر تھی۔ اور وہ عملی طور پر بالکل الگ تھلگ کھڑی رہی۔ اور قادیان کے قصبہ کی حفاظت کا کام کلیۃً قادیان کے لوگوں پر آ پڑا۔ یہ سکھ ہجوم اس قدر مشتعل تھا۔ کہ اس نے دو گھنٹے میں نہ صرف مذبح گرا دیا بلکہ اینٹوں کو بھی توڑ پھوڑ ڈالا۔ فساد سے بچنے کے لئے ہم لوگ مذبح کی حفاظت کے لئے آگے نہ بڑھے۔ لیکن ہم نے یہ انتظام کر لیا۔ کہ ہجوم قادیان کی طرف آگے نہ بڑھنے پائے۔ خود قادیان کے بعض مخالف عناصر ہجوم کی راہنمائی کر رہے تھے۔ لیکن جب سکھوں نے دیکھا۔ کہ احمدیوں کی تدابیر خود حفاظتی کی وجہ سے ہجوم کا قادیان کی طرف مزید بڑھنا اس کے لئے خطرناک ہے۔ تو وہ یہ کہتے ہوئے واپس چلے گئے کہ کسی اور موقعہ پر قادیان پر اچانک حملہ کر کے اسے لوٹ لیا جائے گا۔ اور تباہ کر دیا جائیگا۔ مذبح کا گرایا جانا اس علاقہ میں فساد برپا کرنے کا ایک اشارہ تھا۔ چنانچہ قادیان کے اردگرد سکھوں کے دیہات میں فسادات شروع ہو گئے مزدور اور صنعت پیشہ اور سکھوں کے مسلمان مزارعین کو طرح طرح کی تکلیفیں اور ایذائیں دی گئیں۔ اور بہت سی صورتوں میں انکو تنگ کر کے گھروں سے نکال دیا گیا حتیٰ کہ ان دنوں کسی مسلمان کے لئے قادیان کے دیہاتی علاقہ میں اکیلے سفر کرنا خطرہ سے خالی نہ تھا اور بعض جگہ سکھوں اور مسلمانوں کے دیہات کے مابین لڑائیاں بھی ہوئیں

ان نہایت نازک حالات میں میں نے ایک کاغذ پر سرسری طور پر بعض خیالات نوٹ کئے۔ تا آئندہ پارٹی کے سکھوں کے اس قسم کے حملوں سے قادیان کو بچایا جا سکے۔ لیکن گورنمنٹ کے فوری اقدام کی وجہ سے ہمیں ایسی کوئی ضرورت پیش نہ آئی۔ اور یہ خیالات کبھی کسی شکل میں بھی پھیلائے نہیں گئے۔ نہ اخباروں میں اشاعت کے ذریعہ اور نہ پرائیویٹ خطوں کے ذریعہ بلکہ انہیں ردی کی ٹوکری میں پھینک دیا گیا۔ اور خود میرے ذہن سے بھی محو ہو گئے بارہ سال سے زائد عرصہ کے بعد پولیس نے اس کاغذ کو کہیں سے نکالا۔ اور ایک عدالت میں میرے ہاتھ کی لکھی ہوئی ایک تحریر کہہ کر پیش کر کے مجھے حیرت زدہ کیا۔ میں نے اپنی تحریر پہچان لی۔ اور عدالت میں اسکی تصدیق کی۔

اب بعض شرپسندوں کی کارروائیوں کی وجہ سے یہی چودہ سالہ پرانے ردی نوٹ سکھ ہندو اور احرار(ی) پریس میں میرے خلاف ایجی ٹیشن کا ذریعہ بنائے جا رہے ہیں۔ اور نہایت افسوس کی بات یہ ہے۔ کہ چند الفاظ یا فقرات اس میں سے چن لئے گئے ہیں۔ اور ان کی کوئی تاریخ یا موقع و محل دیئے بغیر اعلیٰ حکام پولیس اور پبلک میں اس جنگ کے زمانہ میں پھیلائے جا رہے ہیں۔ دراصل یہ ایک نہایت خطرناک غلط بیانی ہے۔ جو عمداً کی جا رہی ہے۔ ان نوٹوں کا عام پیرایہ حفاظتی اور دفاعی ہے۔ اگر اس قسم کی حرکت کرنے والے مکمل نوٹ شائع کر دیں تو ان سے ان کی تاریخ اور موقعہ و محل ظاہر ہو جائے۔ کیونکہ خود نوٹوں سے مخالفین کے ظلم و تعدی کا ایک زبردست ثبوت نکلتا ہے۔

میں یہ بھی کہنا چاہتا ہوں۔ کہ جیسا کہ سب انسپکٹر پولیس بٹالہ صدر نے بیان کیا ہے میں ان ایام میں نہ ناظر اعلیٰ تھا۔ نہ پریذیڈنٹ صدر انجمن احمدیہ اور نہ چیف سیکرٹری۔ اور نہ یہ نوٹ ۱۹۴۲ء میں لکھے گئے۔

مزید برآں یہ بات ہے کہ ان ایام میں صرف میں ہی سکھوں کے ان مظالم کی وجہ سے مضطرب نہیں تھا۔ بلکہ خود حکومت بھی اس کے متعلق سخت خطرہ محسوس کر رہی تھی اور گورنمنٹ کے ذمہ وار افسروں نے پانچ سو کی تعداد میں سول اور ملٹری پولیس جس کا ایک حصہ سوار پولیس پر مشتمل تھا۔ قادیان میں متعین کی۔ اور قادیان کے اردگرد کے مخالف دیہات پر ایک لاکھ اسی ہزار روپیہ تعزیری ٹیکس لگایا۔ جو بعد میں سکھوں کی عرضداشت پر نوے ہزار وصول کیا گیا۔ قصبہ قادیان اور اردگرد کے دیہات کے احمدی اس تعزیری ٹیکس سے مستثنیٰ تھے۔ اور یہ اس امر کا نہایت واضح ثبوت ہے۔ کہ اس وقت کے حکام کو کامل یقین تھا۔ کہ احمدی اس ہنگامہ میں پُرامن اور پابند قانون رہے ہیں۔

ازاں بعد دس سال سے زائد عرصہ تک بیرونی پارٹیاں اس ہیجان اور فساد سے فائدہ اٹھا کر قادیان کے امن میں مخل ہوتی رہیں۔ ۱۹۳۱ء میں بابا کھڑک سنگھ ۱۹۳۴ء میں مولوی عطاء اللہ بخاری کے ساتھ احراری اور نومبر ۱۹۴۰ء میں اکالی قادیان کے امن کو خطرہ میں ڈالنے میں نمایاں حصہ لیتے رہے۔ اور ان میں سے اکثر پر حکومت نے مقدمات بھی چلائے۔ جس سے یہ امر بالبداہت ثابت ہوتا ہے۔ کہ قادیان کی لوٹ مار اور تباہی کے متعلق خطرات ذہنی تصور کی پیداوار نہ تھے۔ بلکہ ذمہ وار سرکاری حکام بھی ان خطرات کو محسوس کرتے تھے۔ اور انہوں نے امن شکن لوگوں کے خلاف ایکشن بھی لیا۔ بابا کھڑک سنگھ نے تو یہاں تک کہہ دیا تھا۔ کہ سکھ قادیان کی اینٹ سے اینٹ بجا دیں گے۔ اور اینٹیں دریائے بیاس میں پھینک دیں گے۔ ۱۹۴۰ء میں اکالیوں نے ڈپٹی کمشنر اور سپرنٹنڈنٹ پولیس کے احکام کی خلاف ورزی کی۔ اور پولیس کے گھیرے کو توڑ کر احمدی محلہ میں سے ہزاروں کلہاڑیاں تلواریں اور نیزے ہلاتے ہوئے اور اس طرح احمدیوں کو چیلنج کرتے ہوئے گزرے۔ اس موقعہ پر بھی جماعت قادیان کے ضبط و تنظیم نے صورت حالات کو سنبھال لیا۔ ورنہ پولیس۔ ڈپٹی کمشنر اور سپرنٹنڈنٹ پولیس کی موجودگی میں بالکل بے بس ہو چکی تھی۔

اس بارے میں اس وقت کے ڈپٹی کمشنر مسٹر ای۔ اے۔ آر پوٹیس اور جماعت احمدیہ کے نمائندہ کے درمیان جو خط و کتابت ہوئی۔ اس میں ڈپٹی کمشنر صاحب نے جماعت اور اس کے کارکنوں کے رویہ کی تعریف کی۔ اور سکھ مظاہرین کے خطرناک رویہ کی مذمت کی

جو نوٹ میرے خلاف معاندانہ رنگ میں استعمال کیا جا رہا ہے بغیر کسی تاریخ کے ہے۔ اور بغیر میرے دستخطوں کے ہے

اور اس کی ایک بھی دوسری کاپی نہیں۔ اور نہ کسی کے نام لکھا گیا ہے۔ اس بارے میں اس وقت تک تین عدالتوں میں میری حلفی شہادت ہو چکی ہے۔

مندرجہ بالا حقائق ظاہر کر رہے ہیں کہ کھانڈ کی تقسیم کو ۱۹۲۹ء کے میرے کسی منفرد نوٹ کے ساتھ متعلق کرنے کی ایک نہایت بھونڈی کوشش کی گئی ہے۔ اس بات کا باور کرنا نہایت مشکل ہے۔ کہ جن لوگوں نے اس نوٹ کے ساتھ کھانڈ کی تقسیم کو وابستہ کیا ہے۔ وہ خود بھی اس حقیقت کو درست سمجھتے ہیں۔ یہ رپورٹ اس عجیب و غریب ذہنیت کا نمونہ ہے۔ جو کہ گورداسپور کے ضلع کی پولیس کے بعض افسر احمدیہ جماعت کے متعلق اور احمدیہ جماعت کے کارکنوں کے متعلق رکھتے ہیں۔ اب چونکہ ان لوگوں نے یہ سوال اٹھایا ہے۔ میں چاہتا ہوں۔ کہ اس معاملہ کے متعلق پوری پوری تحقیقات کی جائے۔

الفضل:- چونکہ یہ بات پایہ ثبوت کو پہنچ چکی ہے۔ کہ مبینہ فرضی خفیہ سرکلر کبھی جاری نہیں کیا گیا۔ اور ہمارے ایک ہزار روپیہ کے چیلنج کو آج تک کسی نے قبول نہیں۔ اس لئے ہم اب اس چیلنج کو منسوخ کرتے ہیں۔

عند الملاقات جناب چوہدری فتح محمد صاحب سیال ایم۔ اے نے یہ بھی فرمایا۔ کہ میں گذشتہ پندرہ سال میں متواتر ضلع گورداسپور کے دیہات کا دورہ کرتا رہا ہوں۔ اور مختلف دیہات میں میرے لیکچر ہوتے رہے ہیں۔ جن کی تعداد ایک سال میں اوسطاً پچاس تک رہی ہے۔ لیکن پولیس ایک مثال بھی ایسی پیش نہیں کر سکتی۔ جس سے ثابت ہو۔ کہ میں نے کبھی سکھوں اور مسلمانوں یا سکھوں اور احمدیوں کو ایک دوسرے کے خلاف اکسایا۔ اس کے برعکس میں نے ہمیشہ انہیں آپس میں پُر امن طور محبت سے رہنے کی تلقین کی۔ پولیس میری تقریروں کو نوٹ کرتی رہی ہے۔ اور وہ دیکھ سکتی ہے۔ کہ میں نے کبھی کوئی ایسی بات نہیں کہی۔ جس سے مسلمانوں یا احمدیوں کو سکھوں کے خلاف مشتعل کیا گیا ہو۔ ہاں میں سکھ اور مسلمان دیہاتیوں کو یہ تلقین کرتا رہا ہوں۔ کہ سودی لین دین سے پرہیز کیا جائے۔ اور ساہوکاروں کے پنجے سے بچیں علاوہ ازیں قانون انتقال اراضی کی بعض دفعات کی وضاحت کی جاتی رہی ہے۔ تا عوام اس سے فائدہ اٹھائیں۔

نیز میں عوام کو یہ بھی کہتا رہا ہوں۔ کہ بدمعاشوں کے خلاف پولیس کی امداد کی جائے تا گاؤں کے پُر امن لوگ نقصانات سے بچ جائیں۔ علاوہ ازیں جنگی امداد کی تحریک کرتا رہا ہوں۔ اور حضرت امام جماعت احمدیہ کے جنگی امداد سے متعلق خطبات کو دیہاتیوں تک پہنچاتا رہا ہوں۔

شرارت کے وجوہ کے ذکر میں جناب چودھری صاحب نے فرمایا۔ میں سمجھتا ہوں۔ کہ میرے خلاف ایجی ٹیشن پھیلانے والے دو طبقے ہیں۔ اول پولیس کا رشوت خور عنصر اور دوسرے ساہوکار طبقہ۔ ظاہر ہے۔ کہ ان ہر دو گروہوں میں انسانی ہمدردی کا جذبہ بالکل مفقود ہوتا ہے۔ اور اب چونکہ یہ عناصر ختم ہونے پر ہیں۔ اس لئے انہیں گھبراہٹ ہو رہی ہے۔

آپ نے فرمایا۔ مجھے اس بات سے سخت رنج ہے۔ کہ میرے سکھ دوستوں میں میرے خلاف پراپیگنڈا کر کے خطرناک قسم کی بدظنی پھیلانے کی کوشش کی گئی ہے۔ لیکن میں اس کے متعلق فی الحال صرف اتنا کہنا چاہتا ہوں۔ اور سکھوں میں جو جاٹ قوم کا حصہ ہے۔ اُن کو یقین دلاتا ہوں۔ کہ میری تکالیف کی اصل وجہ زمینداروں کی خیرخواہی ہے۔ خواہ وہ مسلمان ہوں یا ہندو ہوں یا سکھ۔ ان کو اس بات کا خیال رکھنا چاہیئے۔ کہ جب کسی غیر زراعت پیشہ سکھ کی طرف سے پراپیگنڈا کیا جا رہا ہے۔ تو اس کا کیا مطلب ہو سکتا ہے۔ اس ضمن میں اس امر کا بھی ذکر کرنا مناسب سمجھتا ہوں۔ کہ ۱۹۴۰ء میں اس علاقہ میں زمینداروں نے اپنے حقوق کی حفاظت کے لئے ایک کمیٹی بنائی تھی۔ جس میں علاقہ کے معزز ہندو سکھ اور مسلمان زمیندار شامل تھے۔ ان لوگوں نے بالاتفاق مجھے صدر منتخب کیا تھا۔ اور اس کے متعدد اجلاس ہو ضلع گوں۔ قادیان اور دیگر مقامات پر ہوئے۔ اس کمیٹی کے اغراض میں یہ بھی تھا کہ زمینداروں کو ساہوکاروں سے اور رشوت خور افسروں سے بچایا جائے۔ نیز زمینداروں کی فلاح وبہبود کے لئے جو قوانین پاس کئے گئے ہیں۔ ان کی وضاحت مقصود تھی۔ تا زمیندار اُن سے کما حقہ، فائدہ اٹھا سکیں۔

ایک ساہوکار نے اڑتیس سالہ گردی ناموں کو واپس کر کے بعض بے وقوف زمینداروں سے بیس سالہ یا دس سالہ مستاجری لکھوانی شروع کر دی تھی۔ ان جلسوں میں زمینداروں کو بتایا گیا۔ کہ وہ ساہوکاروں کے اس قسم کے ہتھکنڈوں سے بچیں۔ انہی دنوں اسی ساہوکار کی سازش سے میرے خلاف ایک غیر زراعت پیشہ تھانیدار کے زمانے میں ایک خود غرض اور پولیس کے ہاتھ میں کھیلنے والے زمیندار سے رپورٹیں لکھوائی گئیں۔ اور مجھے بدنام کرنے کی کوشش کی گئی۔ اور میرے خلاف احرار کے مذہبی جذبات کو برانگیختہ کر کے اس مفید کام کو روکنے کی کوشش کی گئی۔

پس میں سکھ بھائیوں سے اپیل کرتا ہوں۔ کہ وہ اس غلط اور خطرناک پراپیگنڈا سے بالکل متاثر نہ ہوں۔ میں سب کا خادم ہوں۔ اور ہر وقت خدمت کرنے کے لئے تیار رہتا ہوں۔

میں یہ کام صرف خدا تعالےٰ کے لئے اور انسانی ہمدردی کے جذبات کی بنا پر کرتا ہوں۔ اسی طرح حکومت کی خدمت بھی انہی جذبات کے ماتحت کرتا ہوں۔ اور اس کے لئے کبھی کسی معاوضہ کا خواہاں نہیں ہوا۔

جناب چوہدری صاحب نے یہ بھی فرمایا کہ ان امور کی اشاعت کی ضرورت اس لئے پیش آئی ہے۔ کہ پہلے مجھے ایک معزز احمدی دوست نے بتایا۔ کہ سکھ افسروں میں میرے خلاف غلط باتیں پھیلائی جا رہی ہیں۔ اور منسٹروں تک کو غلط فہمی میں ڈالنے کی کوشش کی گئی ہے۔ پھر ایک معزز سکھ دوست نے بھی یہی ذکر کیا۔ اس وجہ سے میں نے اصل حالات پر ایک دفعہ پھر روشنی ڈالی ہے۔

ختم شدہ رسید بکیں واپس کیجائیں

اگرچہ رسالہ "نظام بیت المال" کے صفحہ ۵۴ پر فقرہ ۸ میں یہ ہدایت موجود ہے۔ کہ "ختم شدہ رسید بکیں مروجہ سال سے ایک سال قبل کی بعد پڑتال انسپکٹر صاحب بیت المال یا آڈیٹر مقامی نظارت بیت المال میں واپس کر کے رسید حاصل کر لی جائے۔" اور ہدایت ہذا کی تعمیل کے واسطے نظارت ہذا کی طرف سے بذریعہ اخبار متعدد مرتبہ اعلانات شائع کرنے کے علاوہ بعض جماعتوں کو خاص چٹھیاں بھی تحریر کی جاتی رہی ہیں۔ لیکن بہت سی جماعتوں کی طرف سے تاحال ختم شدہ رسید بکیں واپس نہیں آئیں یا اگر آئی ہیں تو بعض رسید بکوں کے آخر پر حسب ہدایت پڑتال کنندہ کے دستخط موجود نہیں ہیں۔ لہذا بذریعہ اعلان ہذا ذمہ وار عہدہ داران جماعت کو اس ضروری فرض کو احتیاط کے ساتھ ادا کرنے کی طرف توجہ دلائی جاتی ہے۔ کہ ان کے ہاں جس قدر ختم شدہ رسید بکیں موجود ہوں۔ ان سب کو جلد سے جلد رجسٹرڈ کر کے نظارت بیت المال میں واپس کر دیں۔ ناظر بیت المال

ہر قسم کا چندہ ۲۰ تاریخ تک مرکز میں پہنچ جانا چاہیئے

جیسا کہ بارہا اعلان کیا جا چکا ہے۔ یہ نہایت ضروری ہے کہ ہر قسم کا چندہ باقاعدہ ہر مہینہ کی ۲۰ تاریخ تک مرکز میں پہنچتا رہے۔ ورنہ مرکز کے کاموں میں حرج کا اندیشہ ہے۔ مگر افسوس ہے۔ کہ بعض احباب سستی کرتے ہیں۔ اور وصول شدہ رقوم اس غرض سے رکھ چھوڑتے ہیں۔ کہ مزید فراہمی ہونے پر اکٹھی روانہ کر دی جاوے گی۔ چنانچہ مندرجہ ذیل شہری جماعتوں کی طرف سے ماہ دسمبر کا چندہ ابھی تک وصول نہیں ہوا۔ ان کو چاہیئے کہ ماہ دسمبر ۱۹۴۳ء کا چندہ فوراً ارسال فرما دیں۔ اور آئندہ کے لئے ایسا انتظام کریں کہ ہر مہینہ کی ۲۰ تاریخ تک وصول شدہ رقم مرکز میں پہنچ جانی چاہیئے۔ گڑھی شاہو لاہور۔ احمدیہ ہوسٹل لاہور۔ ننکانہ صاحب۔ ٹوبہ ٹیک سنگھ۔ صدر شاہ پور۔ پنڈ دادنخاں۔ پنڈی گھیپ۔ ڈیرہ اسمٰعیل خاں۔ پاڑہ چنار۔ ہری پور۔ ٹانک۔ اوچ۔ چیچہ وطنی۔ مالیر کوٹلہ۔ بلب گڑھ۔ محمود آباد فارم۔ مظفر پور۔ بوری

اعلان نکاح

مورخہ ۷ر جنوری ۱۹۴۴ء بروز جمعۃ المبارک کیپٹن محمد مسعود صاحب نسیم جنرل ہیڈ کوارٹر نیو دہلی کا نکاح روحی بیگم صاحبہ بنت جناب چوہدری عبد الستار صاحب رئیس سودہ ضلع گوجرانوالہ کے ساتھ بعوض مہر مبلغ ۔/۵۰۰۰ سید عبد الحی صاحب آف ... حال مقیم قادیان نے بمقام ماڈل ٹاؤن لاہور پڑھا۔ احباب دعا فرما دیں کہ یہ رشتہ جانبین کے لئے باعث خیر و برکت ہو۔

(اعجاز احمد ڈپٹی ڈائریکٹر فوڈ ڈیپارٹمنٹ)

۱۹۴۴ء کا شاندار تعلیمی پروگرام
تعلیم دینیات کے لئے چار روحانی تحفے

(۱) لغات القرآن جدید یا تسہیل الفرقان الحمید جسکے ذریعہ ایک گھنٹہ روزانہ خرچ کر کے چار ماہ کے اندر ایک سو بیس ۱۲۰ گھنٹوں میں تمام قرآن کریم کا ترجمہ بآسانی پڑھایا جا سکتا ہے۔ انشاء اللہ تعالےٰ یہ کتاب دیکھنے سے تعلق رکھتی ہے۔ (۲) انتخاب صحاح ستہ مشرح طبع سوم جس میں احادیث کی چھ مشہور و معتبر کتابوں بخاری۔ مسلم۔ ترمذی۔ نسائی۔ ابن ماجہ۔ ابوداؤد کی آٹھ سو حدیثیں مع ترجمہ و شرح درج ہیں۔ زیادہ تعریف فضول ہے۔ (۳) فقہ احمدیہ جلد دوم معہ کتاب النکاح و فتاویٰ احمدیہ جس میں مستورات کے متعلقہ تمام کارآمد فقہی مسائل جنکی روزانہ ضرورت پیش آتی ہے اور دو سو ۲۰۰ کے قریب فتاویٰ احمدیہ متعلق مسائل مستورات و نکاح۔ طلاق۔ خلع۔ ظہار و عدت وغیرہ درج ہیں۔ جس کی وجہ سے کتاب کی خوبیوں میں چار چاند لگ گئے ہیں۔ (۴) ترجمہ درثمین فارسی معہ اصل و متن۔ اس کتاب میں فارسی درثمین کے تین ہزار اشعار کا ترجمہ سلیس اردو میں تحت الشعر درج ہے۔ ان چار کتابوں کے مسودات قریباً تیار ہیں کاغذ خریدنے کا بندوبست کیا جا رہا ہے۔ یہ کتابیں صرف انہیں جماعتوں انجمنوں اور اصحاب کیلئے چھپوائی جائینگی جو پیشگی مبلغ دس روپیہ بھیجینگے۔ کیونکہ کاغذ نایاب اور ازحد گراں ہے۔ اسلئے موجودہ کساد بازاری میں زائد کتابیں خریداروں کی امید پر چھپوا کر رکھنا مشکل ہے۔ اگر آپ ان بیش بہا تحائف کو حاصل کرنا چاہتے ہیں تو خود اپنی یا اپنی جماعت یا انجمن کی طرف سے دس روپیہ کی رقم محاسب صاحب کے نام بھیجکر میری ذاتی امانت میں جمع کرا کر مجھے مطلع فرما دیں۔ تاکہ رسید بھیجدی جائے۔ ایک کتاب جلسہ سالانہ تک چھپ جائے گی۔ اور باقی تینوں دوران سال میں طبع ہو جائیں گی۔ انشاء اللہ تعالےٰ۔

المشتہر حکیم محمد عبد اللطیف شاہد منشی فاضل ادیب فاضل تاجر کتب قادیان شریف

زمانہ امن کی اسکیموں کے لئے روپیہ بچائیے

امن کے زمانہ میں جب چیزوں کی بہتات ہوگی قیمتیں واجبی ہوں گی تو آپ کے لئے مفید طور پر روپیہ خرچ کرنے کے سینکڑوں موقع ہوں گے یہ ایک موٹی سی بات ہے کہ مہنگائی کے زمانہ میں روپیہ بچانا چاہئے اور خرچ اس وقت کرنا چاہیے جب قیمتیں مناسب اور معقول ہو جائیں روپیہ آپ اسی وقت بچا سکتے ہیں۔ جب آپ ایسی چیزیں ہرگز نہ خریدیں جنکی آپ کو واقعی ضرورت نہیں ہے — نئے کپڑوں کے بغیر کام چلائیں — سفر اور تفریحات کم کر دیں۔ اگر آپکو اسکا احساس ہو جائے کہ جنگ کے زمانہ کی خریداری سے آپکا سراسر نقصان ہے کیونکہ آپکا روپیہ نفع خور کی نذر ہو جاتا ہے تو روپیہ بچانے اور نفع خور کو بھگانے میں آپ کو یقیناً خوشی ہوگی

ایسی جگہ روپیہ نہ لگائیے جہاں اسکی قیمت کم ہو جانیکا اندیشہ ہو!!

آجکل سونے، چاندی، جواہرات، زمین، مکان اور ہر قسم کے سامان کی قیمت بے انتہا زیادہ ہو رہی ہے۔ ان میں آپ جو روپیہ پھنسا دیں گے اس کا بہت سا حصہ قیمتوں کے یکایک گر جانے کی وجہ سے دیکھتے دیکھتے ڈوب جائے گا۔

روپیہ بچانے کے فائدہ مند اور محفوظ طریقے یہ ہیں

اگر آپ چاہیں کہ آپکی رقم محفوظ رہے اور آئندہ کسی طرح گھاٹے کا خطرہ نہ ہو تو اسے انجمن امداد باہمی، بینک، سیونگ کھاتہ یا پوسٹ آفس سیونگ بینک میں لگائیے۔ جب چاہیں ڈیفنس سیونگ سرٹیفکیٹ خریدیئے

چار آنے روز بچائیے

چار آنے روزانہ بچا کر ... ڈیفنس سیونگ سرٹیفکیٹ ... جو ... محفوظ ... ہوتی ... رہتے ہیں۔

قوم کے لئے قومی جنگی بچت ... کی اپیل

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

ماسکو ۱۷ جنوری۔ روسی فوجیں کالنکووچی کے مغرب اور شمال مغرب میں آگے بڑھ رہی ہیں روسی جرنیل روکوسوسکی کی فوجیں جو مینسک پر حملہ آور ہو رہی ہیں۔ کو حکم دیا گیا ہے۔ کہ وہ روسی سرزمین سے جرمنوں کو نہ صرف باہر ہی نکال دیں۔ بلکہ ان کو قتل کر دیں۔ اس حکم کی پوری پوری تعمیل ہو رہی ہے۔ کاسک ہوائی دستے جرمنوں کو نیست و نابود کر رہے ہیں۔

لنڈن ۱۷ جنوری۔ انقرہ ریڈیو نے اناطولیہ کی نیوز ایجنسی کے حوالے سے اعلان کیا ہے کہ بلغاریہ میں مقیم جاپانی اور ہنگرین سفیر اتحادیوں کی صوفیہ پر بمباری کے دوران میں ہلاک ہو گئے۔ صوفیہ کے شہریوں کو شہر سے باہر لے جانے کا کام شروع ہے۔

واشنگٹن ۱۷ جنوری۔ امریکہ کے نیوی اور آرمی جرنل میں ایک مضمون شائع ہوا ہے۔ جس سے یہ انکشاف ہوا ہے کہ طہران کانفرنس میں یہ تجویز پیش ہوئی تھی کہ جب جرمنی کی شکست کے بعد اتحادی ممالک وہاں فوجی کنٹرول قائم کریں تو برطانیہ، روس اور امریکہ تینوں ممالک جرمنی کے ایک ایک تہائی حصہ میں حفاظتی فوجیں جمع کریں۔ اخبار مذکور نے یہ انکشاف نہیں کیا کہ کیا اس تجویز کو منظور کر لیا تھا۔

لاہور ۱۷ جنوری۔ پنجاب گورنمنٹ نے جو ٹریبونل سیاسی نظربندوں کی رہائی پر غور کرنے کے لئے مقرر کیا تھا۔ اس کی سفارش پر ہانگ کانگ سے گرفتار کئے ہوئے ۹ ہندوستانی نظربندوں کو رہا کر دیا گیا ہے۔ ٹریبونل نے دو درجن مزید سیاسی نظربندوں کی رہائی کی سفارش کی ہے۔

گجرات ۱۷ جنوری۔ قتل کے ایک مقدمہ میں دو زیر سماعت قیدی اور ایک فوجی مفرور رات کو پرانی مقامی سب جیل سے فرار ہو گئے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ ان قیدیوں نے اپنی کوٹھڑی کی چھت میں سوراخ کیا۔ اور دیوار پھاند کر بھاگ گئے۔ صبح کی پریڈ کے وقت انکی گمشدگی کا علم ہوا۔

لاہور ۱۷ جنوری۔ دہلی کے ایک پبلشر نے "ستره راتیں" خاص کتاب شائع کی جسکی بنا پر فحش نویسی کا مقدمہ چلیگا۔ لاہور کے کئی روزانہ اخبارات اور ہفتہ وار رسائل جن میں یہ اشتہار چھپا تھا، کے دفاتر پر پولیس نے چھاپے مارے۔ ڈیڑھ درجن سے زیادہ گرفتاریاں عمل میں لائی گئیں۔ گرفتار شدگان میں بعض پریسوں کے کیپر بھی شامل ہیں۔

کراچی ۱۷ جنوری۔ گورنمنٹ سندھ نے حال ہی میں ایک بیان شائع کیا ہے۔ جس میں درج ہے کہ کوئی خاندان تین ماہ سے زائد کے لئے گندم اپنے گھر میں نہیں رکھ سکتا۔ جو کوئی اس کی خلاف ورزی کرے گا۔ اس کی گندم ضبط کر لی جائے گی۔

بلگام ۱۷ جنوری۔ بلگام بنک کی ۷۵ ہزار روپیہ کی رقم جو ایک بس میں بنک کی ایک برانچ کو منتقل کی جا رہی تھی لوٹ لی گئی ہے

امرتسر ۱۷ جنوری۔ امرتسر کلاتھ مارکیٹ میں اس وقت چالیس لاکھ گز غیر مہرشدہ کپڑا فروخت کرنے کے لئے پڑا ہے۔ چیف انسپکٹر آف سول سپلائز نے اب تک چودہ لاکھ گز غیر مہرشدہ کپڑا پر قبضہ کر لیا ہے۔ اور اسے مقفل کر دیا گیا ہے۔

لنڈن ۱۷ جنوری۔ لنڈن کے مشہور ہفتہ وار اخبار "اکانومسٹ" میں روس اور جرمنی کی لڑائی کے متعلق یہ اطلاع شائع کی ہے۔ روسیوں کے نئے حملے پچھلے سال ماہ جولائی میں شروع ہوئے تھے۔ اس وقت جرمنوں کے پاس روس کا جو علاقہ تھا۔ اس کا رقبہ ایک لاکھ ۸۰ ہزار مربع میل تھا۔ گذشتہ چھ مہینے میں روس میں ۱۲ بڑی بڑی لڑائیاں ہوئیں۔ جن میں سے ہر ایک جرمنوں کے لئے مضر ثابت ہوئی۔ جولائی میں روس کے محاذ کا مجموعی طول ۱۵۰۰ میل تھا۔ لیکن اب یہ سرحد دو ہزار میل تک پھیلی ہوئی ہے۔ اسلئے فریقین کی کوشش یہ ہے کہ اندھا دھند لڑائی سے احتراز کیا جائے۔ اس وقت بھی روس میں ۱۹۰ ڈویژن جرمن فوج لڑ رہی ہے۔ لیکن گذشتہ گرمیوں کی نسبت جرمن ڈویژن کی سپاہ میں کچھ کمی واقع ہو گئی ہے۔

بونس آئرس ۱۷ جنوری۔ ہفتے کی رات ارجنٹائن کے بہت سے صوبوں میں زبردست زلزلہ محسوس ہوا۔ جس کی وجہ سے بہت نقصان پہنچا۔ ابتدائی رپورٹوں سے پتہ چلا ہے۔ کہ زلزلے کا مرکز صوبہ سان یوان میں تھا۔ اس شہر کی ۹۰ فیصدی عمارتیں تباہ ہو گئی ہیں۔ اس صوبے کے رسل و رسائل منقطع ہو گئے ہیں مابعد کی اطلاع مظہر ہے کہ سان یوان کے شہر کی ۳۰ ہزار آبادی کو سخت مصیبت کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ حکومت کے ارباب حل و عقد کو پانی اور روٹی بہم پہنچانے کا سوال مشکلات پیش کر رہا ہے۔ بجلی کا سلسلہ منقطع ہو گیا ہے۔ زلزلہ اس قدر شدید تھا۔ کہ اس کے جھٹکے بونس آئرس تک محسوس ہوئے جو سان یوان سے ۶۰۰ میل کے فاصلہ پر واقع ہے۔

ماسکو ۱۷ جنوری۔ لینن گراڈ کے جرمن مورچہ کو جانے والی ریلوے لائن کو روسی فوجوں نے کاٹ دیا ہے۔ اب جرمنوں کے پاس ایک ہی ریلوے لائن رہ گئی ہے۔ پلپٹ کے مورچہ پر پولینڈ کی سرحد کے دونوں طرف روسی فوجیں آگے بڑھ گئی ہیں۔ پنسک کو جانے والی لائن کے ساتھ ساتھ روسی فوجیں ۱۵ میل آگے بڑھ گئی ہیں۔ کچھ اور فوجیں سارنی سے اور آگے بڑھ گئی ہیں۔ جو روسی فوجیں اڈیسلا رسا لائن کی طرف بڑھ رہی ہیں۔ انہیں روکنے کے لئے جرمن بے تحاشا ٹینک جھونک رہے ہیں۔

ماسکو ۱۷ جنوری۔ پولینڈ اور روس کی سرحد کے متعلق پولینڈ نے جو بیان دیا ہے اس کے متعلق روس نے یہ جواب دیا ہے کہ سارے معاملہ کے متعلق گفتگو کرنے کی جو تجویز پولینڈ نے پیش کی ہے۔ روس اسے ماننے کیلئے تیار نہیں۔ روس نے یہ بھی کہا ہے کہ پولینڈ کی حکومت تعلقات قائم رکھنے کیلئے اچھی پالیسی اختیار نہیں کرنا چاہتی۔

لنڈن ۱۷ جنوری۔ اٹلی کی لڑائی کے متعلق سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ کیسینو کی طرف جو پانچویں فوج بڑھ رہی ہے اس کے اگلے دستے اس دریا کے پاس پہنچ گئے ہیں۔ جو کیسینو کے جنوب میں بہتا ہے۔ آٹھویں فوج کے بمباروں نے دشمن کی چوکیوں پر بم برسائے۔ دشمن کے اٹھارہ جہاز تباہ کئے۔ ہمارے تین جہاز لاپتہ ہیں۔

نئی دہلی ۱۷ جنوری۔ آج لڑائی کے بعد ملک کو ترقی دینے والی کمیٹی کا پہلا جلسہ ہوا۔ جس کا افتتاح کرتے ہوئے سر جوالا پرشاد نے کہا کہ ترقی کی بڑی بڑی سکیمیں عمل میں لانے کیلئے تیار ہو چکی ہیں۔ ممکن ہے۔ جنگ ہمارے اندازہ سے پہلے ختم ہو جائے۔ سب سے پہلے کھیتی باڑی کو ترقی دینے کی طرف توجہ کی جائیگی۔ ہمارا مقصد یہ ہے کہ ملک کے ہر آدمی کو روزگار اور خوراک ملے۔ لڑائی کی وجہ سے ہندوستان کو ترقی کا اچھا موقع مل گیا ہے جب جنگ ختم ہوگی تو ہندوستان میں بہت کافی ٹرینڈ آدمی موجود ہوں گے۔

لنڈن ۱۷ جنوری۔ صوفیہ (دارالسلطنت بلغاریہ) سے تین لاکھ شہری باشندوں کے اخراج کا کام ابھی تک جاری ہے۔ شہر سے دوسرے علاقوں کو جانیوالی ٹرینوں میں ایک انچ جگہ بھی خالی نہیں رہنے پاتی۔ عوام الناس موٹروں اور